السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کئی مولوی حضرات کو کہتے سنا ہے۔ کہ اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجدیوں کے لیے دعا نہیں کی بلکہ ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ نجد سے فتنے اور زلزلے رونما ہوں گے۔ اس حدیث کو وہ محمد بن عبدالوہاب پر چسپاں کرتے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ نجد کا صحیح مفہوم اور حدیث میں وارد نجد سے کیا مراد ہے۔ امید ہے جواب سے مایوس نہیں کریں گے۔ (ایک سائل، لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

باطل پرست ہمیشہ سے اہل حق کے بارے میں مختلف قسم کے پروپیگنڈے سے کام لیتے آئے ہیں۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل واحسان سے حق نمایاں اور آشکارا ہوکر رہا۔ اور مخالفین ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ عرب کی سرزمین پر جب شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے توحید کا علم بلند کیا اور شرک وبدعت کی سرکوبی کی تو کلمہ گو مشرکوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا معنی ومفہوم بدل کر انہیں شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب پر چسپاں کرنا شروع کردیا۔ ان ہی احادیث میں سے ایک حدیث نجد ہے۔ جس کا صحیح مصداق عراق کی سرزمین ہے جہاں بہت سے گمراہ فرقوں نے جنم لیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کچھ عرصہ بعد عراق سے بہت سے فتنے رونما ہوئے جنگ نہروان، واقعہ کربلا، بنوامیہ اور بنو عباس کی لڑائیاں پھر تاتاریوں کے خونریز معرکے، اسی طرح گمراہ فرقوں یعنی خوارج، شیعہ، معتزلہ، جہمیہ، مرجیہ وغیرہ کا ظہور بھی کوفہ، بصرہ اور بغداد جو عراق کے مشہور شہر ہیں، سے ہوا۔ بارہ سو سال تک تمام مسلمانوں کا متفقہ طور پر یہی موقف رہا کہ نجد قرن شیطان سے مراد عراق ہی کا علاقہ ہے۔ لیکن بارہویں صدی کے بعد اہل بدعت نے ان احادیث کا مفہوم بگاڑ کر انہیں شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ پر چسپاں کرنا شروع کردیا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ملاحظہ کریں جن سے واضح ہوجاتا ہے کہ نجد قرن شیطان سے مراد علاق ہی کا علاقہ ہے۔

1۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: (اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا وَفِي يَمَنِنَا. قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا وَفِي يَمَنِنَا. قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ) رواه البخاري (1037) ومسلم (2905)، واللفظ للبخاري."

(بخاری مع فتح الباری کتاب الفتن باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم (الفتنہ من قبل المشرق) (7094) وکتاب الاستسقاء باب ما قیل فی الزلازل والایات (1037) مسند احمد 2/118) ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل الشام والیمن (3979) شرح السنۃ 14/206 صحیح ابن حبان (7257)

"ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: "اے اللہ ہمارے لیے شام میں برکت نازل فرما، اے اللہ ہمارے لیے یمن میں برکت نازل فرما۔"

لوگوں نے کہا "اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے نجد (عراق) کے لیے بھی۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے اللہ ہمارے لیے شام میں برکت نازل فرما، اے اللہ ہمارے لیے یمن میں برکت نازل فرما۔" لوگوں نے کہا: "اے اللہ ہمارے نجد (عراق) کے لیے بھی دُعا کریں"۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار فرمایا: "وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔"

2۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللهم بارک لنا في مكتنا، اللهم بارک لنا في مدينتنا، اللهم بارک لنا في شامنا، وبارک لنا في صاعنا، وبارک لنا في مدينتنا فقال رجل: يارسول الله وفي عراقنا فأعرض عنه، فردها ثلاثا كل ذلك يقول الرجل: وفي عراقنا، فيعرض عنه، فقال: بها الزلازل والفتن، وفيها يطلع قرن الشيطان"

(حلیۃ الاولیاء 6/133) طبرانی کبیر (13422)

"اے اللہ ہمارے لیے مدینے میں برکت نازل فرما اور ہمارے لیے ہمارے مکہ میں برکت نازل فرما اور ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت نازل فرما اور ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت نازل فرما اور ہمارے لیے ہمارے صاع اور مد میں برکت نازل فرما۔ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے عراق میں بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا پھر فرمایا: "اس میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطان کا سینگ رونما ہوگا۔"

3۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللهم بارک لنا في مدينتنا، وبارک لنا في مدنا وصاعنا اللهم بارک لنا في حرمنا، وبارک لنا في شامنا ويمننا". قال: قال رجل: والعراق يارسول الله! قال؟! "من ثم يطلع قرن الشيطان وتهيج الفتن". (کتاب المعرفة والتاريخ باب ماجاء في الكوفة 747،1/746)

"اے اللہ ہمارے لیے ہمارے مدینہ، صاع، مد، یمن اور شام میں برکت نازل فرما۔ تو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ہمارے عراق میں بھی؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔"

4۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللھم بارک لنا فی مدیتنا ومدنا وصاعنا ویمنا وشامنا فقال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی عراقنا؟ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم :اللھم بارک لنا فی مدیتنا ومدنا وصاعنا ویمنا وشامنا فقال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی عراقنا؟ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم :اللھم بارک لنا فی مدیتنا ومدنا وصاعنا ویمنا وشامنا فقال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی عراقنا؟ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم :منھا الزلازل والفتن ومنھا یطلع قرن الشیطن"

(کتاب المعرفۃ والتاریخ ماجاء فی الکوفۃ 2/747)

"اے اللہ ہمارے واسطے ہمارے مدینہ، مد، صاع، یمن اور شام میں برکت ڈال دے۔ ایک آدمی نے کہا :اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے عراق میں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :اے اللہ ہمارے واسطے ہمارے مدینہ، مد، صاع، یمن اور شام میں برکت ڈال دے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے عراق میں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "اے اللہ ہمارے واسطے ہمارے مدینہ، مد، صاع، یمن اور شام میں برکت ڈال دے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے عراق میں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہاں سے زلزلے اور فتنے اُٹھیں گے اور شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔"

کتاب المعرفۃ والتاریخ میں اسی باب میں یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے جن میں نجد عراق کی تصریح ہے۔

5۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :

رَأَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یُشِیرُ بِیَدِہِ یَؤُمُّ العِرَاقَ : "ہَا، إِنَّ الفِتنَۃَ ہَاہُنَا، ہَا، إِنَّ الفِتنَۃَ ہَاہُنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِن حَیثُ یَطلُعُ قَرنُ الشَّیطَانِ"

(مسند احمد 2/143)

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عراق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دیکھا : خبردار بے شک فتنہ یہاں سے ہوگا، خبردار، بے شک فتنہ یہاں سے ہوگا یہ بات آپ نے تین مرتبہ کہی۔ یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔"

6۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھا کر صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا :

"اللھم بارک لنا فی مدیتنا، وبارک لنا فی مدنا وصاعنا، اللھم بارک لنا فی حرمنا، وبارک لنا فی شامنا ویمننا"، فقال رجل : والعراق یا رسول اللہ؟ فسکت، ثم أعاد فقال : "اللھم بارک لنا فی مدیتنا، وبارک لنا فی مدنا وصاعنا، اللھم بارک لنا فی حرمنا، وبارک لنا فی شامنا ویمننا "قال : قال رجل : والعراق یا رسول اللہ؟ قال : فسکت ثم أعاد فقال : "اللھم بارک لنا فی مدیتنا، وبارک لنا فی مدنا وصاعنا اللھم بارک لنا فی حرمنا، وبارک لنا فی شامنا ویمننا". قال : قال رجل : والعراق یا رسول اللہ! قال؟ !" من ثم یطلع قرن الشیطان وتہیج الفتن".

(المعجم الاوسط للطبرانی (4110) مجمع الزوائد 3/208)

"اے اللہ ہمارےلیے ہمارے مدینہ میں برکت نازل فرما اور ہمارےلیے ہمارے مد اور صاع میں برکت نازل فرما۔ اے اللہ! ہمارےلیے ہمارے شام اور یمن میں برکت نازل فرما۔ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عراق کے بارے میں بھی دعا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر فرمایا اے اللہ ہمارےلیے ہمارے مدینہ میں برکت نازل فرما۔

اور ہمارےلیے ہمارے مد اور صاع میں برکت نازل کر اے اللہ ہمارےلیے ہمارے حرم میں برکت نازل کر۔ اور ہمارےلیے ہمارے شام و یمن میں برکت نازل کر۔ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عراق کےلیے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "وہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا اور فتنے ابلیں گے۔"

7۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی :

"اللھم بارک لنا فی صاعنا ومدنا، وبارک لنا فی مکتنا ومدیتنا، وبارک لنا فی شامنا ویمننا"، فقال رجل من القوم : یا نبی اللہ، وعراقنا؟ !فقال : "إن ہنا یطلع قرن الشیطان وتہیج الفتن، وإن الجفاء بالمشرق". (مجمع الزوائد **3/308**)

"اے اللہ ہمارے واسطے ہمارے شام اور یمن میں برکت پیدا فرما۔ تو قوم میں سے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے عراق کےلیے بھی دُعا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بے شک عراق میں شیطان کا سینگ ہے اور فتنے بھڑکیں گے اور بے شک جفا مشرق میں ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔"

8۔ سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

(یَا أَہلَ العِرَاقِ! مَا أَسأَلَکُم عَنِ الصَّغِیرَۃِ وَأَرکَبَکُم لِلکَبِیرَۃِ! سَمِعتُ أَبِی عَبدَ اللّٰہِ بنَ عُمَرَ یَقُولُ : سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ : إِنَّ الفِتنَۃَ تَجِیءُ مِن ہَاہُنَا - وَأَومَأَ بِیَدِہِ نَحوَ المَشرِقِ - مِن حَیثُ یَطلُعُ قَرنَا الشَّیطَانِ، "

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب الفتنہ من المشرق من حیث یطلع قرنا الشیطان (2905-50)

"اے عراقیو! تم چھوٹے چھوٹے مسائل کس قدر دریافت کرتے ہو اور کبائر کا ارتکاب کرتے ہو۔ میں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ بلاشبہ فتنہ یہاں سے آئے گا اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا کہ یہاں سے شیطان کے سینگ نکلیں گے۔"

9۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"رَأسُ الکُفرِ نَحوَ المَشرِقِ، "

(بخاری کتاب بدء الخلق (3301) وکتاب المناقب(3499)ابن حبان(7255)مسندابی یعلیٰ(6340)مسلم کتاب الایمان باب تفاضل اهل الایمان فیه ورجحان اهل الیمن فیه(52-86) مسندابی عوانه1/60مسنداحمد(2/506)484،457،408،372)مسند حمیدی2/452ترمذی کتاب الفتن(2244)

"کفر کا سرچشمہ مشرق کی طرف ہے۔"

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسی روایت میں ابن حبان اور مسلم وغیرھما میں مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"*الْاِیمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ، وَرَأْسُ الْکُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ*"

"ایمان وحکمت کا محل تو یمن ہے اور کفر کا سرچشمہ (مدینہ منورہ سے) مشرق کی جانب ہے۔"

10۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"*غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ، وَالْاِیمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ*"

(صحیح مسلم کتاب الایمان (53-92) صحیح ابن حبان (7252) شرح السنہ14/204)

"دلوں کی سختی اور جفا مشرق میں ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔"

مذکورہ بالا دس احادیث صحیحہ صریحہ سے معلوم ہوا کہ حجاز، شام اور یمن یہ تینوں ملک اسلام وایمان کا مرکز ہیں اور یہاں سے اسلام وایمان کا علم بلند ہوتا رہے گا اور مدینہ سے مشرق کی جانب واقع عراق کا علاقہ فتنوں کا سرچشمہ اور ضلالت وگمراہی کا مرکز ہے۔ یہاں سے بہت سے فتنوں نے جنم لیا ہے یہاں خیر کم اور شر زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن وشام کے لیے خصوصی برکت کی دُعا فرمائی۔ اس لیے کہ مکہ مکرمہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدائشی اور آبائی علاقہ ہے یہ یمن کا شہر تھا اور مدینہ منورہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن ومدفن بنا، شام کا شہر تھا۔

علامہ شرف الدین الطیبی رحمۃ اللہ علیہ راقم ہیں :

"*إنما دعا لهما بالبركة؛ لأن مولده بمكة وهو من اليمن ومسكنه ومدفنه بالمدينة وهي من الشام*"

(شرح الطیبی علی مشکوۃ المصابیح12/3958)

"آپ نے شام ویمن کے لیے برکت کی دُعا اس لیے کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش مکہ ہے اور وہ یمن کا علاقہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن ومدفن مدینہ میں تھا اور وہ شام کے علاقوں میں سے ہے۔"

شارح حدیث علامہ اشرف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات ذکر کی ہے۔ دیکھیں :

(مرقاۃ المفاتیح ملا علی قاری10/239)

معلوم ہوا کہ حجاز مقدس کی سرزمین کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دُعا فرمائی اور وہ نجد جس کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا نہیں کی وہ عراق کا علاقہ ہے جیسا کہ اوپر ذکر کردہ احادیث صحیحہ میں تصریح ہے۔ عرب کے اندر نجد نام کے بہت سے علاقے ہیں اور ہر ایک نجد کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر نہیں دی کہ وہاں سے زلزلے اور فتنے رونما ہوں گے۔ بلکہ خاص عراق کے بارے میں فرمایا : وہاں سے زلزلے اور فتنے جنم لیں گے اس لیے حدیث نجد کا مصداق اصل عراق ہے نہ کہ اھل حجاز۔ آئیے پہلے نجد کا معنی ومفہوم سمجھ لیں کہ لغت عرب میں نجد کسے کہتے ہیں پھر دیکھیں کہ عرب میں نجد نام کے کتنے علاقے ہیں۔

نجد کا لغوی معنی

نجد مصدر ہے جس کا معنی بلندی ورفعت ہے گویا ہر اُونچی وبلند چیز کو نجد کہا جاتا ہے۔ علامہ مجدالدین فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں :

"*النجد ما اشرف من الارض   الطريق الواضح المرتفع وما خالف الغور اي تهامة اعلاه تهامة واليمن واسفله العراق والشام واوله من جهة الحجاز ذات عرق*" (*القاموس المحیط 1/352*)

نجد بلند زمین کو کہتے ہیں یعنی بلند اور واضح راستہ جو غور ونشیب یعنی تہامہ کے بالمقابل ہے۔ وہ تمام اُونچی زمین والا علاقہ جو تہامہ اور یمن سے شروع ہوتا ہے اور عراق اور شام تک پھیلا ہوا ہے۔ حجاز کی جانب سے اس کی ابتداء ذات عرق مقام سے ہوتی ہے۔ اور ذات عراق اہل عراق کا میقات ہے جہاں سے وہ احرام باندھتے ہیں۔

علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں :

"*النَّجْدُ من الأَرض : قِفافُها وصَلابَتُها وما غَلُظَ منها وأَشرَفَ وارتَفَعَ واستَوَى*" (*لسان العرب 14/45*)

"نجد زمین کا وہ حصہ ہے جو بلند وبالا مضبوط وگاڑھا اور اُونچائی پر واقع ہو۔"

مزید فرماتے ہیں :

"*وماارتفع عن تہامۃ إلی أرض العراق، فھو نجد*"

(لسان العرب 14/45)

"زمین کا وہ بلند حصہ جو تہامہ سے شروع ہوکر عراق کی زمین کی طرف جاتا ہے، وہ نجد ہے۔"

معلوم ہوا کہ سطح مرتفع اور بلند زمین کو نجد کہتے ہیں اور عرب میں بہت سارے نجد ہیں شیخ ابو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ الحموی صاحب معجم البلدان نے درج ذیل نجد شمار کیے ہیں :

1۔ نجد الوز۔ 2۔ نجد اجا۔ 3۔ نجد برق۔ 4۔ نجد خال۔ 5۔ نجد الشری۔ 6۔ نجد عفر۔ 7۔ نجد العقاب۔ 8۔ نجد کبکب۔ 9۔ نجد مریع۔ 10۔ نجد الیمن۔

(معجم البلدان 5/265 نیز دیکھیں لسان العرب 14/47)

معلوم ہوا کہ عرب کی سرزمین میں نجد نام کے بہت سے علاقے ہیں اور اصل میں ہر سطح مرتفع کو نجد کہا جاتا ہے اور مختلف بلند وبالا علاقوں کو نجد کہا گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ تمام نجود زلزلوں اور فتنوں کی آماجگاہ ہیں یا کوئی خاص نجد ہے جہاں سے فتنے اور شیطان کا سینگ رونما ہوا ہے یا مزید ہوگا تو اوپر درج کردہ احادیث صحیحہ میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ فتنوں کی آماجگاہ اور فسادیوں کا مسکن نجد عراق ہے اور تاریخ عالم اس بات پر گواہ ہے کہ جتنے فتنے، فرق اور مفسدہ پرداز بالخصوص کوفہ وبصرہ سے رونما ہوئے ہیں اتنے کسی اور جگہ سے نہیں ہوئے اور شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق نجد عراق سے نہیں بلکہ نجد یمن سے ہے جس کے لیے اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دُعا فرمائی ہے۔ لہذا معترضین کا حدیثِ نجد کو شیخ پر فٹ کرنا علم حدیث وتاریخ وجغرافیہ عرب سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے اور یہ سب کچھ وہ اپنی بدعات اور رسم ورواج اور شرک جیسے گھناؤنے عمل پر پردہ ڈالنے کے لیے کرتے ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[آپ کے مسائل اور ان کا حل]

جلد 2۔ العقائد والتاریخ۔ صفحہ نمبر 61

محدث فتویٰ